سوال

آسٹریلیا میں مقیم نوجوان کا رشتہ

جواب

لحمد للہ.

ل :

ر یہ ممالک میں رہائش اختیار کرنے کی کچھ شروط ہیں جن میں اہم ترین شروط یہ ہیں :

نخص دینی طور پر اتنا مضبوط ہو کہ وہ شہوات سے عاجز ہو، اور علم والا ہو کہ شبہات سے محفوظ رہے، اور اپنے دینی شعائر کو اعلانیہ طور پر ادا کر سکتا ہو، اور اپنے اہل و عیال اور اولاد کے متعلق امن و امان رکھتا ہو.

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (95056) اور (89709) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

م :

پر مخفی نہیں کہ لڑکی اپنے ولی کے پاس ایک امانت ہے، ولی کو چاہیے کہ وہ اس کی شادی کسی ایسے شخص کے ساتھ کریں جو اس کے دین اور اس کی عزت کی حفاظت کرنے والا ہو، اور یہ چیز مال و دولت اور مقام و مرتبہ پر مقدم ہونی چاہیے.

فقود ہو جائے تو کوئی بھی چیز اس کا عوض نہیں بن سکتی، لڑکی کے ولی کو اس یا اس طرح کے دوسرے نوجوان کے رشتہ پر راضی نہیں ہونا چاہیے، بلکہ انہیں نوجوان کی دینی استقامت اور فسق و فجور اور انحراف کے اسباب سے دور ہونے کا یقین کر لینا چاہیے.

ر کھیں کہ وہ اپنی بیوی کو پردہ کرائیگا، اور اسے دینی تعلیمات دے کر اس کی تطبیق کرائیگا، اور اگر اختلاف پیدا ہو جائے تو بھی دین اسلام کے مطابق فیصلہ کرائیگا، اور اس ملک میں رہتے ہوئے مسلمان کیمونٹی کے ساتھ تعلق رکھے گا، کیونکہ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے، اور اکیلی رہنے والی بھیڑ بکری کو بھیڑیا چیر

وخدشہ ہو کہ وہ وہاں جا کر اپنا دین بھی کھو بیٹھے گی، اور لڑکی کو جاننے کی بنا پر ان کا ظن غالب یہی ہو تو پھر ان کے لیے اس لڑکی کی کسی ایسے شخص کی ساتھ شادی کرنا جائز نہیں جو اسے لے کر کفریہ ممالک میں جا کر رہے، کیونکہ وہ اپنے ماتحت افراد کے ذمہ دار ہیں، اور وہ ان کی رعایا شمار ہوتی ہے.

ر سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

آپ اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، اس پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو شدید و ترش رو ہیں، وہ اللہ سبحانہ و تعالی کی نافرمانی نہیں کرتے، انہیں جو حکم دیا جاتا ہے اسے وہ بجا لاتے ہیں التحریم (6).

ر سول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

ہو، اور سب سے اس کی رعایا کے متعلق باز پرس کی جائیگی، حکمران ذمہ ہے اور وہ اپنی رعایا کے بارہ میں جوابدہ ہے، اور مرد اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائیگا، اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے "

بر (853) صحیح مسلم حدیث نمبر (1829).

م :

ہماری رائے تو یہی ہے اور ہم لڑکی کے گھر والوں کو اس شادی کے متعلق یہی نصیحت کرتے ہیں کہ :

نیت ہے کہ وہ اپنے اصلی ملک یا پھر کسی اسلامی ملک منتقل ہو جائیگا تو اس سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اوپر جو نصائح اور تنبیہات کی گئی ہیں اسے متنبہ کرنے کے بعد، اور یہ اطمنان کرنے کے بعد کے وہ شخص اپنی نمازوں کی پابندی کرنے اور دین کا التزام کرتا ہے، تو ظن غالب یہی ہے کہ وہ اپنی

ان ملک واپس آنے کی نیت نہیں رہتا بلکہ اس کی حالت بھی وہی ہے جو ان ممالک میں بسنے والوں کی ہے اور وہاں دنیا کمانے میں لگا ہوا ہے، تو پھر ہماری رائے یہی ہے کہ لڑکی کے گھر والے اپنی بیوی کو دھوکہ میں مت ڈالیں، اور اس ملک میں بسنے کے لیے مت بھیجیں.

جب کہ سوال میں بتایا گیا ہے کہ لڑکی میں عفت و عصمت کی کمی ہے اور لڑکے میں بھی، تو پھر اس کے بارہ میں اس پر فتن ملک میں ہم کیسے مامون رہ سکتے ہیں کہ وہ بھی امن میں رہے گی اور ہونے والی اولاد بھی، اور وہ اس معاشرے میں رہتے ہوئے اس معاشرے میں گھل مل جانے نہ دے گی، اور علمی اور دینی

ب علم کے لیے ممکن ہے کہ جب وہ اس ملک میں رہنا چاہتا ہے تو وہ اس ملک میں رہنے والی مسلمان کیمونٹی کے افراد کو اختیار کرے، کیونکہ ہو سکتا ہے ان کے لیے کسی مسلمان ملک میں منتقل ہونا ممکن نہ ہو، وہ اس مسلمان کیمونٹی کے افراد میں سے کوئی بیوی تلاش کر لے جو اس معاشرے میں رہتے ہوں اور

ر سبحانہ و تعالی سب کو ایسے عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے جنہیں وہ پسند کرتا ہے اور جن سے وہ راضی ہوتا ہے.

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

126914